بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّابَعْدُ:

05: جاہلیت کے زمانہ کے بعض اہم پیغام

سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے دروس جاری ہیں اور ہم نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے درس کے تعلق سے پچھلے درس میں چند اہم باتیں بیان کی تھیں۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوسرا درس تھا زمانۂ جاہلیت پہلا درس کون سا تھا؟ نبوت اور رسالت۔

کیا اِن چیزوں کا کوئی تعلق ہے سیرت سے نبوت اور رسالت پھر زمانۂ جاہلیت؟ ہم تو بات کر رہے ہیں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان چیزوں کا کوئی تعلق ہے؟ گہرا تعلق ہے نا۔

اس سے پہلے کہ ہم اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو جانیں اُن کی بائیو گرافی (Biography) جانیں جو سب سے پاک اور بہترین سیرت ہے پوری دنیا میں چند اہم چیزیں جن کا تعلق گہرا ہے سیرت سے اُن کو جاننا ضروری ہے کہ جس زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے وہ زمانہ کیسا تھا، وہاں کے لوگ کیسے تھے، اور ہم سب نے یہ جان لیا پچھلے درس میں کہ ﴿ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ﴾ (النور:40) اندھیرے ہی اندھیرے تھے!

کبھی یہ اندھیرا شرک اکبر کی صورت میں نظر آتا تھا جس میں مختلف قسم کے معبودوں کی عبادت کی جاتی تھی، کبھی پتھر کی عبادت، کبھی درخت کے ٹکڑے کی عبادت، کبھی چاند اور سورج کی عبادت، کبھی انبیاء اور اولیاء کی عبادت، کبھی جنوں کی عبادت، اور اس کے ساتھ ساتھ بدعات اور خرافات عروج پر تھیں، بدکاریاں زناکاریاں عروج پر تھیں، قتل وغارت اور قتل کے تعلق سے یہاں تک کہ جیسے پچھلے درس میں بیان کیا تھا کہ اپنی معصوم زندہ بیٹی کو زندہ قتل کر دیتے زندہ گاڑ دیتے تھے قبر میں!

اِن تاریکیوں میں اللہ تعالی نے اُن ہی لوگوں میں سے ایک شخص کو پسند فرمایا اُن سب میں ان کو فوقیت دی اُن کو چنا اور اپنے پیاروں میں اپنے انبیاء (علیہم الصلاۃ والسلام) میں شامل کر دیا بلکہ اُن کا سردار بنا دیا" سید المرسلین سید ولد آدم سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"۔

اِن تاریکیوں کو کیسے دور کیا؟ ان ظلمات کو کس طریقے سے اس روئے زمین سے دور فرمایا اللہ تعالی نے؟ وحی کے نور سے، اللہ تعالی نے اپنی وحی نازل فرمائی اپنے پیارے پیغمبر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

توآیئے دیکھتے ہیں آج کی نشست میں میں نے یہ مقدمہ اس لیے بیان کیا کہ پہلے جو دودَرس تھے ان کا تعلق ہے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، اگر ہم یہ نہیں جانتے کہ وہ زمانہ کیسا تھا جاہلیت ہوتی کیا ہے اور ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ نبی اور رسول ہوتا کون ہے تو پھر اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو جاننے کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔

ہم میں سے ہر مسلمان یہ کہتا ہے کہ ہم اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد محبت کرتے ہیں کوئی ایسا مسلمان ہے جو یہ کہتا ہے کہ میں محبت نہیں کرتا ہوں؟ کوئی نہیں ملے گا آپ کو۔

جتنے بھی فرقے ہیں مسلمانوں کے سارے کے سارے فرقے ایک ہی آواز میں ایک ہی نعرہ لگاتے ہیں کہ ہم اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے ہیں اور جو محبت نہیں کرتا وہ مسلمان ہی نہیں ہے ہمارا تو یہ ایمان ہے لیکن محبت کرنے والوں میں اکثر لوگ ایسے ہیں معاشرے میں جو اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کر چکے ہیں وجہ کیا ہے؟ کہ بہت ساری چیزوں سے وہ غافل ہیں جاہل ہیں۔

توان دروس سے ہم بہت ساری ایسی چیزیں بیان کرنا چاہتے ہیں اُن کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہماری محبت اللہ تعالی سے اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچی محبت ہو محض ایک دعویٰ نہ ہو، اور سچی محبت کی سب سے بڑی نشانی ہے کہ جس سے محبت کرتے ہو اس کی اتباع کرنا، اگر آپ اتباع نہیں کرتے تو پھر یہ محبت نہیں یہ دعویٰ ہے۔

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ (آل عمران:31): دو جملوں میں اللہ تعالی نے اس معاملے کو بہترین انداز میں بیان فرمایا کہ اگر تم یہ دعویٰ کرتے ہو کہ اللہ سے محبت کرنے والے ہو ﴿فَاتَّبِعُوْنِيْ﴾ (بس میری اتباع کرو)؛ یہ آیت کریمہ اللہ تعالی کا فرمان ہے لیکن کس کی زبانی ہم لوگ سن رہے ہیں "قل إن كنتم تحبُّونِ" یا ﴿تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ﴾؟ یعنی کون فرمارہا ہے؟ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے ہیں۔

یہ اللہ کا کلام ہے قرآن مجید ہے لیکن اللہ تعالی اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی ہمیں یہ بیان فرمارہے ہیں تاکہ ہر سننے والا سمجھ لے اپنی عقل کے تالے کھول لے اور دل سے سمجھے صرف کانوں سے سننا کافی نہیں ہے: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾: بس میری اتباع کرو اللہ تعالی تمہیں پسند کرے گا تم سے محبت کرے گا۔

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین ہر زمانے میں ایسے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت کرتے ہیں۔

دیکھیں کمال صرف اس میں نہیں کہ آپ اللہ تعالی سے یا اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے ہیں یہ کوئی کمال کی بات نہیں ہے (اچھی بات ہے لیکن کمال کی بات نہیں ہے یہ!) کمال کی بات تب ہے جب اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے محبت کریں؛ اسی میں کمال ہے نا؟!

جب اللہ تعالی نے ساتویں آسمان کے اوپر سے یہ فرمایا "میں فلاں پر راضی ہوں، میں فلاں سے محبت کرتا ہوں" نام لے کر اس سے بڑھ کر کوئی شرف کوئی عزت کبھی کسی نے پائی ہے؟!

اللہ تعالی فرماتے ہیں صحابہ کرام کے تعلق سے: ﴿رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾ (التوبہ:100)؛ صرف اللہ تعالی راضی نہیں ہے اُن سے بلکہ اللہ تعالی اُن کو بھی راضی کرے گا، ایک تو یہ ہوتا ہے کہ آپ کسی سے راضی ہوتے ہیں، اور دوسرا آپ راضی بھی ہوتے ہیں اور اُن کو راضی بھی کریں گے جن سے آپ راضی ہیں۔

دوسرے درس کے اہم پیغام آج کا درس ہے؛ ہم جاہلیت کے زمانے کو جان کر کیا کریں؟ چلو ہم نے سن تو لیا کہ جاہلیت کے زمانے میں شرک ہے بدعت ہے خرافات ہیں بہت کچھ میں نے بتایا ہے پچھلے درس میں ہمیں سبق کیا ملتا ہے؟

آیئے دیکھتے ہیں آج کے درس میں جاہلیت کے زمانے سے ہمیں کتنے اسباق ملتے ہیں، 25 کے قریب ہیں میں کوشش کرتا ہوں کہ اختصار کے ساتھ میں بیان کروں:

1- پہلا درس جو ہمیں ملتا ہے جاہلیت کے زمانے سے پہلا پیغام جو ہمیں ملتا ہے وہ ہے کہ "لَا إله إلَّا الله" کلمہ توحید کا معنی یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی خالق کوئی رازق یا کوئی تدبیر کرنے والا نہیں کوئی حاکم نہیں، ! یہ معنی نہیں ہے کلمہ توحید کا یہ معنی غلط ہے کیونکہ یہ معنی تو مشرکین عرب بھی جانتے تھے؛ ابو جہل ابو لہب یہ جانتا تھا یا نہیں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی خالق کوئی مالک نہیں ہے؟

دلائل میں بیان کر چکا ہوں ابھی دلیل میں بیان نہیں کروں گا اُن دلائل سے اب یہ اہم پیغام اہم اسباق میں اس وقت بیان کر رہا ہوں تو جس نے یہ پیغام سننے ہیں جو پچھلے درس میں نہیں تھے پہلے پچھلے درس کی ریکارڈنگ سُن لیں پھر ان پیغاموں پر ذرا غور وفکر کریں تو بڑی آسانی سے دونوں درس جو ہیں وہ سمجھ بھی آئیں گے اور آپ کے حافظے میں بھی مضبوط ہو جائیں گے ان شاءاللہ۔

2- دوسرا پیغام یہ ایمان کہ اللہ تعالی بھی خالق ہے رازق ہے تدبیر کرنے والا ہے اسے توحید ربوبیت کہتے ہیں اور اکیلا توحید ربوبیت پر ایمان اسلام میں داخل نہیں کرتا یہ واضح ہوا کہ نہیں؟

یہ ماننا کہ اللہ تعالی واحد ربّ ہے یہ کافی نہیں ہے کہ آپ دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے جب تک کلمۂ توحید کا صحیح مفہوم نہیں جانیں گے اور صحیح مفہوم کیا ہے؟

3- تیسرا فائدہ جو ہمیں ملتا ہے جاہلیت کے زمانے کے دروس میں سے یہ ایمان کہ "اللہ تعالیٰ کے سوال کوئی معبود برحق نہیں" اسے توحید الوہیت یا توحید عبادت کہتے ہیں اور یہی صحیح معنی ہے لاإلہ إلا اللہ کا کلمۂ توحید کا۔

کیا صحیح معنی ہے؟ "لَا معبود بحق إلَّا الله" (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں)۔

یعنی سارے سارے کے سارے معبود باطل ہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ ایک ہی سچا اور حق معبود ہے اور اسی کا انکار مشرکین عرب نے کیا تھا جس کی وجہ سے مشرک قرار پائے۔

4- چوتھا فائدہ، پیغام زمانۂ جاہلیت سے، جس نے اللہ تعالیٰ کی توحید ربوبیت میں کی اس کے لیے لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید الوہیت اور عبادت میں بھی کرے ورنہ اسے توحید ربوبیت پر کوئی فائدہ نہیں حاصل ہونے والا؛ واضح ہے؟

جس نے اللہ تعالیٰ کو ایک ربّ مان لیا اُس پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ایک معبود بھی جان لے "سچا معبود" اگر اللہ تعالیٰ کو ایک معبود نہیں جانتا نہیں مانتا یقین نہیں کرتا تو پھر ایک ربّ جاننے کا کوئی فائدہ اسے ملنے والا نہیں واضح ہے؟

کیوں؟ کیونکہ ابو جہل کیا کہتا تھا؟ اللہ تعالیٰ ایک ربّ ہے کہ نہیں لیکن کیا واحد معبود مانتا تھا؟ کیا کہا جب اُسے کہا گیا؟ ﴿اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝﴾ (ص:5)۔

وہ تو تعجب کی بات تھی اُن کے لیے کہ ارے! ایک معبود کیسے مان سکتے ہیں ہم لات، عزّیٰ، ہُبل سب کو چھوڑ کر سجدہ کریں پکاریں دعا کریں، نذر و نیاز، قربانی صرف ایک اللہ کے لیے کریں؟! ہم اس کے لیے تیار ہیں کہ ایک ربّ بھی مانتے ہیں اور دعا پکار، قربانی، نذر و نیاز ہم اللہ کے لیے بھی کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ ہم لات، عزّیٰ، ہُبل، یغُوث، یعُوق، نَسر (آخر تک) جتنے بھی معبود ہیں اِن کے لیے بھی ہم کرنے کے لیے تیار ہیں، اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہماری بات مان لیتا ہے تو ٹھیک ہے، نہیں مانتا تو ﴿لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝﴾ (الکافرون:6)۔

5- یہ جو پانچواں فائدہ ہمیں ملتا ہے کہ آج کل جو لوگ بھی لاإلہ إلا اللہ کا معنی توحید ربوبیت سمجھتے ہیں وہ گمراہی میں ہیں چاہے وہ زبان سے ہزاروں مرتبہ لاإلہ إلا اللہ پڑھتے رہیں۔

دیکھیں لاإلہ إلا اللہ کے صحیح معنی کے علاوہ آپ کوئی بھی معنی تصور کرتے ہیں لاإلہ إلا اللہ کا تو پھر گمراہ ہیں، ہر وہ شخص گمراہ ہے جو لاإلہ إلا اللہ کا صحیح معنی نہیں سمجھتا۔

غلط معنی کیا ہیں؟

(ا) لاإلہ إلا اللہ کا معنی بعض لوگ لیتے ہیں "لَا ربّ إلَّا الله؛ لَا خالق، لَا مَالك، لَا رازق" جیسا کہ اَشاعرہ، ماتریدیہ۔

أشاعرہ، ماترید یہ کیا کہتے ہیں کلمہ توحید کا معنی کیا ہے؟ کہتے ہیں "لَا خالق إلَّا الله، لَا مَالك إلَّا الله": میرے بھائی! یہ تو ابو جہل ابو لہب بھی کہتا تھا تو آپ لوگوں نے کون سا تیر مار لیا ہے یہ کون سی کوئی علم کی بات کر رہے ہیں؟!

اس لیے یہ معنی غلط ہے۔

(۲) بعض لوگوں نے کہا: "لَا حاكِمَ إلَّا الله" (کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حاکم نہیں کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں)۔

میرے بھائی! یہ بات درست ہے لیکن کیا اللہ تعالیٰ نے اسی معنی کے لیے اپنے پیغمبروں کو بھیجا؟ نہیں! تو اس لیے معنی غلط ہے یہ۔

"توحید حاکمیت" توحید ربوبیت توحید الوہیت توحید اسما و صفات تینوں کا حصہ ہے اور تینوں میں موجود ہے تو آپ الگ سے توحید کیوں بنانا چاہتے ہیں؟! پھر کوئی شخص کہے گا توحید صلاۃ الگ سے، توحید زکوۃ، توحید حج، توحید جہاد، تو پھر توحید کی کتنی قسمیں ہوں گی ہر عبادت بھی توحید ہے نا؟! تو پھر آپ تین سمجھ نہیں سکتے ایک سو تین کیسے سمجھیں گے آپ؟! تو پھر میرے بھائی! تین سمجھ لیں باقی ساری کے ساری جتنی بھی قسمیں ہیں وہ ان تین کے اندر ہے باہر نہیں ہیں۔

اچھا یہ تین کہاں سے آئی ہیں یہ کوئی آسمان سے نازل ہوئی ہیں؟ کوئی وحی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ توحید کی تین قسمیں ہیں؟ یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا توحید کی تین قسمیں ہیں؟ نہیں! ایسی روایت یا آیت نہیں ملے گی آپ کو۔

کہاں سے؟ "استنباط النصوص": قرآن مجید کی آیت سے یا حدیث کو جب تتبع استقرار کیا، دیکھا جمع کیا جو توحید کے تعلق سے جتنی بھی آیات اور احادیث ہیں پتہ چلا کہ توحید کی قسمیں ہی تین ہیں۔ جیسے ہم کہتے ہیں کہ وضو کی کتنی شرطیں ہیں؟ 9 شرطیں ہیں۔ کسی حدیث میں وضو کی 9 شرطیں کبھی دیکھی ہیں آپ نے کوئی حدیث ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ وضو کی 9 شرطیں ہیں نمبر ا 1 نمبر 2 نمبر 9 کبھی دیکھا ہے؟

تو کہاں سے 9 شرطیں آئیں؟ فقہاء خود اپنی طرف سے باتیں کرتے رہتے ہیں کوئی نیا دین ایجاد کرنا چاہتے ہیں؟ نہیں! قرآن مجید کی آیات اور احادیث سے انہوں نے احادیث کو جو وضو کے تعلق سے ساری قرآن کی آیات کو جمع کیا احادیث کو جمع کیا ایک جگہ پر ان میں غور فکر کیا پھر پتہ چلا کہ نماز کی جو ہیں وہ 9 شرطیں ہیں، نمبر 1 شرط ہے، نمبر 2، نمبر 3، ہر شرط کی دلیل بھی بیان کی ہے قرآن سے یا صحیح حدیث سے۔

یہی طریقہ ہے کہ توحید کی تین قسمیں ہیں۔

6- پہلے لوگوں کا شرک صرف اس لیے تھا کہ وہ اپنے معبودوں کو وسیلہ بناتے تھے۔

یہ ہم جان چکے تھے پچھلے دروس میں: ﴿مَا نَعۡبُدُهُمۡ اِلَّا لِیُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَی اللّٰہِ زُلۡفٰی﴾ (الزمر:3): تو پچھلے لوگوں کا شرک یعنی مشرکین عرب کا شرک صرف اس لیے تھا کہ وہ اپنے معبودوں کو وسیلہ بناتے تھے۔

7-ان لوگوں نے اقرار کیا تھا کہ یہ بُت درخت وغیرہ نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

﴿مَا نَعۡبُدُهُمۡ﴾: حقیقتاً اُن کی عبادت نہیں کریں گے کیونکہ لائق ہی نہیں ہیں عبادت کے یہ تو نہ نفع کے لائق ہیں نہ نقصان کے۔ تو پھر کیوں کرتے ہیں؟ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے جو نفع اور نقصان کا مالک ہے اُس کے قریب کردیں گے نزدیک کردیں گے۔

اُن لوگوں نے اقرار کیا تھا کہ یہ بُت درخت وغیرہ نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

8-انہوں نے کہا کہ ہم صرف وسیلہ بناتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کفر کرتے ہو واضح الفاظ ہیں کہ نہیں؟!

وہ کہتے ہیں ہم نے وسیلہ بنایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ وسیلہ بنانا نہیں ہے یہ کفر ہے۔

9-ہر قسم کی شفاعت اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں کیونکہ بعض لوگوں کی شفاعت اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا۔

﴿مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ﴾ (البقرۃ:255)؛ اجازت ہوگی تو شفاعت بھی ہوگی نا۔

اب کافروں کی شفاعت اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں کرے گا اگر اللہ تعالیٰ کسی کافر کی شفاعت قبول کرتا تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو طالب کے لیے جو شفاعت کی تھی اللہ تعالیٰ اسے ضرور قبول فرماتا، جب اللہ تعالیٰ نے اُن کی شفاعت کو قبول نہیں فرمایا تو پھر اس کے بعد کوئی کافر بھی شفاعت کے لائق نہیں ہے۔

شفاعت سے پہلے ایک بڑی بنیادی بات ہے اگر وہ نہیں ہے تو شفاعت بھی نہیں ہے اور وہ ہے ایمان توحید، شفاعت ہوگی موحدین کے لیے، جو توحید کے راستے سے ناواقف ہیں توحید کو نہیں جانتے شرک میں ڈوبے ہوئے ہوئے ہیں یا کفریہ عقائد رکھتے ہیں تو ان کے لیے کسی کی شفاعت کام نہ آئے گی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَمَا تَنۡفَعُهُمۡ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیۡنَ ۞﴾ (المدثر:48): کسی کی شفاعت اُن کے کام نہ آئے گی۔

10-شفاعت کی شرطیں ہیں اور اُن کے بغیر اللہ تعالیٰ شفاعت قبول نہیں کریں گے جیسے ابھی میں نے بتایا ہے۔

11-قیامت کے دن شفاعت کے صرف وہ حقدار ہوں گے جنہوں نے کبھی شرک نہیں کیا۔

شفاعت کا حقدار کون ہے؟ جس نے کبھی شرک نہیں کیا۔

12-شرک کا مطلب غیر اللہ کی عبادت کرنا چاہے معبود کتنی بڑی ذات کیوں نہ ہو۔

شرک کا معنیٰ کیا ہے؟ شرک کا معنی یہ ہے کہ غیر اللہ کی عبادت کرنا چاہے معبود کتنی بڑی ذات کیوں نہ ہو۔

کیا مطلب ہے کتنی بڑی ذات کیوں نہ ہو؟

یعنی وہ معبود جس کی عبادت کی گئی اللہ تعالیٰ کے ماسوا یا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی شان والا کیوں نہ ہو، مقرب فرشتہ ہو یا اللہ تعالیٰ کا نبی ہو یا پیارا ولی ہو بزرگ ہو کوئی بھی ہو جس کو پکارا اس کے لیے نذر و نیاز کی یا قربانی کی اس کے نام پر یا اس پر بھروسہ کیا توکل کیا یا محبت ڈر امید جتنی بھی عبادات ہیں دل کی یا جسم کی عبادت یا قولی یا پھر فعلی عبادت، الغرض کوئی بھی عبادت غیر اللہ کے لیے صرف کی ہے اسے کہتے ہیں شرک۔

13-اُن لوگوں کے لیے واضح جواب ہے جو شرک صرف بُتوں کی عبادت کو کہتے ہیں۔

بعض لوگوں کے نزدیک شرک کی تعریف کیا ہے شرک کسے کہتے ہیں؟ کہتے ہیں: "شرک کا معنی ہے بُتوں کی عبادت کرنا، ہم بُتوں کی عبادت نہیں کرتے اس لیے ہم مشرک نہیں ہیں"۔

یہ مفہوم صحیح ہے؟ غلط مفہوم ہے! کیوں؟ کیونکہ زمانۂ جاہلیت میں صرف بُتوں کی عبادت نہیں کیا کرتے تھے جاہلیت کے لوگ اُن کے معبود مختلف تھے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظوں میں فرمایا ہے جیسے میں پچھلے درس میں بیان کر چکا ہوں کہ چاند اور سورج کی عبادت کی گئی کیا چاند اور سورج بُت ہیں پتھر ہیں؟ نہیں! ہاتھ سے تراشے گئے ہیں؟ نہیں!

پھر انبیاء کی عبادت کی گئی کہ نہیں؟ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو پکارا گیا کہ نہیں؟ معبود بنایا گیا کہ نہیں بنایا گیا؟ بنایا گیا۔

کیا نعوذ باللہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام بھی بُت ہیں؟ نہیں! اللہ کے پیارے نبی ہیں۔ معبود بنایا گیا کہ نہیں بنایا گیا؟ بنایا گیا۔

جِنوں کی عبادت کی گئی کہ نہیں؟

سورۃ الجن میں: ﴿وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝﴾ (الجن:6)۔ ﴿رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ﴾: پناہ مانگتے تھے انسان جِنوں سے، اور پناہ مانگنا عبادت ہے جِن سے پناہ مانگتے ہو!

جیسے آپ کہتے ہیں: ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾: آپ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا چاہتے ہیں شیطان رجیم کے شَر سے اپنے آپ کو بچانے کے لیے محفوظ کرنے کے لیے؛ اُس زمانے میں لوگ کہتے تھے جب کوئی کسی وادی سے یا کسی ویران جگہ سے گزرنا ہوتا تھا رات کو تو وہ شخص وہ قافلہ جو اُن کا بڑا ہوتا یا اکیلا شخص ہوتا جو بھی ہوتا وہ کہتا: "اے اس وادی کے سردار! میں تمہاری پناہ میں آتا ہوں مجھے پناہ دے دو"۔

کسے پکارا ہے جانتے ہیں؟! اللہ کو پکارا اللہ کی پناہ لے رہا ہے؟! وہ جِنوں کے سردار کو پکارتا ہے اور کہتا ہے: "میں تمہاری پناہ میں آنا چاہتا ہوں مجھے پناہ دے دو"۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَزَادُوهُمْ رَهَقًا﴾: یعنی یہ جو جن تھے جن ہمیشہ یہ قاعدہ ہے اور یہ بنیادی وجہ ہے کہ جن اِنس سے ڈرتا ہے (جن انسانوں سے ڈرتے ہیں) ہمیں اس طریقے سے پتہ نہیں کس طریقے سے بچپن سے ڈرایا گیا کہ جن آئے گا بھوت آجائے گا، بچپن سے ہم ڈرنا شروع ہوئے جنوں سے آج تک ڈرتے ہیں!

حقیقت یہ ہے کہ ﴿فَزَادُوهُمْ رَهَقًا﴾: قرآن مجید خود گواہی دیتا ہے کہ جن انسان سے ڈرتے ہیں لیکن جب انسان جن سے پناہ مانگے گا (آپ کسی بچے سے کہو کہ مجھے فلاں سے بچاؤ وہ بچہ سینہ تان کر کھڑا نہیں ہو جائے گا کہے گا کہ یہ بڑا ہو کر مجھ سے پناہ مانگ رہا ہے ظاہر ہے میں کوئی چیز ہوں! آپ اُس کو وہ درجہ دے دیں جو اُس کا حقدار ہی نہیں ہے وہ!) تو جن خود گواہی دیتے ہیں کہ ہم اس کے حقدار نہیں تھے ہم اس کے لائق ہی نہیں تھے، جب انسان اشرف المخلوقات آتا ہے ہم سے پناہ لیتا ہے تو پھر ہم نے پناہ دینا بھی شروع کر دی اور اس کو شرک میں بھی جو ہے ناد ھکیل دیا اسے! (سبحان اللہ)۔

الغرض کہ شرک کا معنی ہے غیر اللہ کی عبادت کرنا، شرک کا معنی بُتوں کی عبادت کرنا یہ معنی درست نہیں ہے کیونکہ بُتوں کی عبادت بہت سارے معبودوں میں سے ایک حصہ ہے؛ دونوں میں فرق واضح ہے کہ نہیں؟

جو کہتا ہے شرک کا معنی بُتوں کی عبادت ہے پھر وہ یہ نہیں مانتے کہ بزرگوں کی عبادت بھی شرک ہے یا نبی کی عبادت بھی شرک ہے، اور یہی امت میں آج جو بڑی غلط فہمی ہے غلط فہمیوں میں سے ایک یہ غلط فہمی بھی ہے: "ارے ہم تو اولیاؤں کو پکارتے ہیں وہ تو بُتوں کو پکارتے تھے"۔

اور "کشف الشبہات" میں میں بیان کر چکا ہوں دلائل کے ساتھ مختلف شبہات کا ازالہ کر چکے ہیں اور شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کا جو "کشف الشبہات" کا رسالہ ہے اگر کسی کو مزید یعنی ان چیزوں کو سمجھنا ہے تو کشف الشبہات کے دروس سماعت فرمائیں۔

14- فائدہ نمبر چودہ: شرک وہ لعنت ہے جو تفرقے میں ڈال دیتا ہے (سبحان اللہ)۔

توحید وہ نور ہے جہاں پر روشنی ہوتی ہے ناسب لوگ جمع ہو جاتے ہیں ہوتا ہے کہ نہیں؟

رات کے اندھیرے میں ایک شخص کے پاس روشنی ہے یا اُس نے آگ جلائی ہے تو دیکھتے ہیں آپ اِدھر اُدھر سے سب لوگ آکر اکٹھے ہو جاتے ہیں، نور ہمیشہ اکھٹا کرتا ہے یاد رکھیں یہ قاعدہ ہے، اور تاریکی ویسے جو ہے وہ جدا کرتی ہے۔

اور شرک سب سے بڑی ظلمت ہے سب سے بڑا ہے ظلم ہے اور شرک کی وجہ سے امت میں تفرقہ پیدا ہوا، شرک کی وجہ سے یہ امت ٹکڑوں ٹکڑوں میں بٹ گئی ہے!

یعنی اُس زمانے میں بھی تھا جاہلیت میں کوئی ہُبل کو پکارتا ہے، کوئی لات پکارتا ہے، کوئی عزّیٰ کو پکارتا ہے، کسی کے لیے منات ہے، کسی کے لیے یغُوث ہے، کسی کے لیے یعُوق ہے، کسی کے لیے نسر ہے، کوئی کسی کے پاس بھاگ رہا ہے کوئی کسی کے پاس دوڑ رہا ہے کوئی اپنا بیمار بچہ فلاں بت کی طرف لے جارہا ہے، ہے کوئی درخت کی طرف جارہا ہے تفرقہ ہے کہ نہیں؟!

مسلمان جب پریشان ہو جاتا ہے کہاں جاتا ہے؟ صرف ایک ربّ کو پکارتا ہے بس! وہ جانتا ہے کہ اس کے سوا میرا کوئی نہیں ہے۔

آج دیکھیں امت میں کیا ہوتا ہے؟! ایک بزرگ ہے پیٹ کے درد کے لیے، دوسرا بزرگ ہے بیٹا دینے کے لیے، تیسرا بزرگ ہے روزی دینے کے لیے، چوتھا بزرگ ہے سَر کے درد کے لیے، پھر ڈاکٹرز بے چاروں نے کلینک کیوں کھولے ہوئے ہیں سب نے؟!

اب سَر کا درد، پاؤں کا درد، گھٹنے کا درد، ہر نیا کا درد پتہ نہیں کون کون سے درد اب یہ مزاروں میں جاتے ہیں ان کو یہ نہیں پتہ کہ ہم کر کیا رہے ہیں؟! کاش! وہ جان لیتے کہ وہ کتنا بڑا ظلم کر رہے ہیں اپنے اوپر! ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ (لقمان:13)۔

الغرض: اب یہ جو دوڑ رہے ہیں بچے کی شفاء کے لیے فلاں پیر ہے روزی میں تنگی ہے فلاں پیر ہے، ایک پیر نہیں دے سکتا سب؟! نہیں نہیں! یہ اُس میں ماہر ہے یہ بیٹے دیتا ہے۔

رزق والا دوسرا پیر ماہر ہے! شادی کے لیے چوتھا پیر ہے! پیٹ درد کے لیے پانچواں پیر ہے!

مختلف جگہ پر بے چارہ کبھی اُدھر دوڑ رہا ہے کبھی اُدھر دوڑ لگا رہا ہے (سبحان اللہ)۔

تو شرک وہ لعنت ہے جو تفرقے میں ڈال دیتا ہے۔

15- اُن لوگوں کے لیے واضح جواب ہے جو کہتے ہیں کہ ہم اولیاء کو نہیں پکارتے اُن کی عبادت نہیں کرتے مگر اُن کو صرف وسیلہ بناتے ہیں۔

16- جہالت بڑا خطرہ ہے جس کو علم سے دور کرنا چاہیے۔

جہالت بڑا خطرہ ہے اور ہر دور میں جہالت رہی ہے سوال یہ ہے کہ میں کہاں ہوں جہالت کی تاریکی میں ہوں یا علم کے نور میں رہا ہوں اس وقت؟ میں کہاں پر ہوں؟

17- کسی چیز کو بغیر دلیل کے مبارک سمجھنا شرک ہے۔

ذات وانواط کی روایت یاد رکھیں کہ اسلحے کو لٹکانا ہے بیری کے درخت پر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ شرک ہے۔

کیوں ؟کیونکہ بیری کا درخت مبارک ہے اور اس کی برکت اسلحے پر پہنچے گی اور یہ اسلحہ جو ہے، تلوار جو ہے اس کی دھار تیز ہو جائے گی اور مارنے میں آسانی ہو گی۔

یہ تمھیں کس نے کہا ہے کہاں سے دلیل لے کر آئے ہو کوئی دلیل ہے تمہارے پاس ؟! نہیں ہے !تو اس لیے کسی چیز کو بغیر دلیل کے مبارک سمجھنا جو ہے یہ شرک ہے۔

18-اندھی تقلید بڑا شَر ہے جو حق سے دور کر دیتا ہے۔

19-دین اسلام نور ہے جس کی وجہ سے جہالت کی تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں۔

دین اسلام نور ہے میرے بھائیو! ﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ﴾(آل عمران:19): اور دین اسلام ہر نبی کا ہر رسول کا دین رہا ہے۔

یہودیت، نصرانیت یا ہندازم یا جتنے بھی ازم دوسرے دین ہیں یہ اپنے اپنے ایجاد کردہ ہیں لوگوں کے ایجاد کردہ ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی کو یہودی، نصرانی نہیں پیدا کیا ،ایک ہی دین اللہ تعالیٰ نے ایک ہی پیغام بھیجا ہر رسول کے لیے: ﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ﴾: ایک ہی دین ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں۔

20-دین اسلام کامل دین ہے جس میں عقائد عبادات، معاملات، اخلاق سب کا سبق آپ کو ملتا ہے۔

آپ کو یہ نہیں چاہیے کہ چلو دین اسلام سے عقیدہ لے لیں ، کرسچنٹی (Christianity) سے ہم کوئی اور چیز یعنی معاملات کا طریقہ لے لیں کہ بھئی خرید و فروخت کے بڑے تاجر ہیں وہاں پر بڑی ٹیکنالوجی ہے، ہم جاپانیوں سے جو ہے نا خرید و فروخت ان کے معاملات طے پالیں اُن سے معاملات سیکھ لیں، اور اخلاق جو ہیں ہم کسی اور تہذیب سے سیکھ لیں؛ نہیں میرے بھائیو! دین اسلام کامل دین ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ تم پکے مسلمان بن جاؤ۔

21-دین اسلام حقوق کی ادائیگی کا دین ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حق سب پر مقدم ہیں۔

توحید کا حق، اور اتباع سنت کا حق اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ہے، پھر حلال و حرام کی پہچان، صلہ رحمی، پڑوسیوں کے حقوق ،اِن سے پہلے والدین کے حقوق ،اور آخر تک آپ دیکھتے ہیں کہ جانوروں کے حقوق بھی اور کافروں کے حقوق بھی اس دین اسلام میں موجود ہیں، تو دین اسلام جو ہے وہ حقوق کی ادائیگی کا دین ہے۔

22-جاہلیت کے اندھیرے عقل پر تالے لگا دیتے ہیں۔

جاہلیت کے ایسے اندھیرے تھے کہ ابو جہل جو ہے اس سے پہلے کہ وہ وحی کے نور کو جھٹلائے اور دشمنی اختیار کرے کیا لقب دیا جاتا ہے؟"ابو الحکم "(حکمت والوں کا باپ)؛ کیسے گرا ہے؟!

دیکھیں کتنا بڑا شرف ہے حکمت "ابو الحکم"؛ اگر حکمت والے دَس لوگ ہیں سب سے بہترین جو شخص ہے حکمت والا وہ ابو جہل تھا "ابو الحکم"، جوں ہی اللہ تعالیٰ کی وحی کے نور کو جھٹلایا اور دشمنی اختیار کی اللہ تعالیٰ نے ایسے گرایا ہے کہ آج بھی ہم ابو جہل کا نام لیتے ہیں دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے اور زبان پر یہ لفظ اچھا نہیں لگتا اور زبان سے کئی گالیاں بھی نکلتی ہیں!

23- قبروں پر مسجدیں بنانا حرام ہے شرک ہے کیونکہ شرک اکبر کی طرف ایک راستہ ہے،اور قبروں کو پکا کرنا بھی حرام ہے یہ ثابت ہوا۔

24- قبروں پر مساجد بنانا یہ یہود و نصاریٰ کے اعمال میں سے ہے۔

25- جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ اُن ہی میں سے ہے جیسا کہ ابو داود کی روایت میں آیا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اور اس میں ہم دیکھتے ہیں کہ یعنی اُس زمانے میں جتنی بھی تاریکیاں تھیں جہالت کی آج کے زمانے میں بعض مسائل جاہلیت کے جو ہیں کوئی مسائل ہیں کیا آج کے زمانے میں یا کوئی نہیں ہیں؟

آج امت میں ذرا دیکھیں تھوڑا سا لیکن شرط یہ کہ منصفانہ نقطۂ نظر سے دیکھیں، تعصب کے نقطۂ نظر سے دیکھیں گے تو کچھ نظر نہیں آئے گا کیونکہ تعصب جو ہے وہ ایسی پٹی ہے جو آپ کو اندھا کر دیتی ہے آپ کو پھر کوئی حق اور باطل کی پہچان باقی نہیں رہتی!

تعصب کو نکالیں اپنے دل سے نفرت کو بغض کو نکالیں یہ نہ دیکھیں کہ یہ وہابی ہمارے دشمن ہیں یا فلاں ہمارے دوست ہیں، نہیں! چھوڑ دیں سب! آپ اللہ کے لیے امت کا حال دیکھیں آج امت کس چوراہے پر کھڑی ہے؟! کیا یہ جہالت کے اندھیروں اور ظلمتوں نے امت کو گھیر رکھا ہے کہ نہیں؟ کیا آج اکثر مسلمانوں کا حال اچھا ہے؟!

دین اسلام کے نور سے خوبصورتی اختیار کر چکے ہیں اپنی زندگی اس نور کی بنیاد پر گزار رہے ہیں یا اُن کی زندگی میں جہالت کی تاریکیاں ہی عام ہو چکی ہیں؟!

یعنی میں چند مثالیں دیتا ہوں وقت باقی نہیں رہا میرے پاس جس نے مزید زمانہ جاہلیت کے تعلق سے کچھ جاننا ہے سمجھنا ہے تو "مسائل الجاھلیۃ" کے دروس ویسے بھی جاری ہیں اور کچھ بیان بھی کر چکے ہیں اور کتاب موجود ہے کوئی شخص اگر مزید ان

مسائل کو دیکھنا چاہیے سمجھنا چاہیے ان مسائل کو واللہ! آپ دیکھیں پڑھیں اور پھر امت کے حال کو دیکھیں آج آپ کو امت کا حال کہیں اچھا نظر نہیں آئے گا!

اور یہی وجہ ہے کہ آج اللہ تعالیٰ جو ہے اس امت پر اس وقت غصہ ہے جو امت اللہ تعالیٰ کو بہت پیاری ہے کیونکہ یہ امت اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا قانون ایک ہے: ﴿فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ (البقرة:47)؛ یہودیوں کے لیے تھا جب اللہ تعالیٰ کے راستے صراط مستقیم کو چھوڑ دیا تو پھر ﴿ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ﴾ (البقرة:61) وہی جو افضل تھے سب سے بہترین تھے بدترین ہوگئے اور ان پر لکھ دی گئی ذلت اور رسوائی اور محتاجی تا قیامت! کیونکہ اللہ کا قانون ایک ہے۔

میں چند مثالیں بیان کرتا ہوں:

1- انبیاء، صالحین اور اولیاء کی محبت میں حد سے گزر جانا؛ الغلو امت میں موجود ہے کہ نہیں؟

جب کوئی شخص یہ کہتا ہے یارسول اللہ مدد "اغثني يا رسول الله" کیا یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بیان کرنا جائز ہیں؟ کیا یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق میں سے کوئی حق ہے؟ کیا اس کی ہدایت اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید میں کہیں پر فرمائی ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کسی صحیح حدیث میں یہ بیان فرمایا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے کبھی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا ہے اس انداز سے؟ کہیں نہیں ملے گا میرے بھائیو! کیا آج امت میں یہ الفاظ موجود ہیں؟ عام ہیں صرف موجود نہیں ہیں بلکہ جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کو نہیں پکارتا کہتے ہیں یہ گستاخ رسول ہے! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

دیکھیں زمانہ کیسے بدل گیا؟! جب ترازو ہی ٹیڑھے ہوں تو پھر آپ کس طریقے سے درست طریقے سے کسی چیز کو بھی تول سکتے ہیں! تول سکتے ہیں؟! بھئی ترازو سیدھا کریں گے تو پھر صحیح تولیں گے جب تک ترازو ٹیڑھے ہیں نا تو واللہ! کبھی بھی حق نظر نہیں آئے گا، اگر نظر بھی آئے گا تو پھر قبول نہیں کریں گے!

اور اس کی واضح مثال میں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں احمد رضا خان بریلوی صاحب ملفوظات میں کہتے ہیں: "میں نے جب بھی مدد مانگی یا غوث! ہی کہا (یعنی زندگی ساری جب بھی مدد مانگی یا غوث ہی کہا!) ایک مرتبہ کسی دوسرے بزرگ کو پکارنا چاہا میرے منہ سے یا غوث! ہی نکلا۔

غوث کسے کہتے ہیں؟ یہ غوث لقب جو ہے عبد القادر جیلانی کے لیے بیان کیا جاتا ہے عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے کون غوث تھا؟ مطلب پوری دنیا میں کوئی غوث تھا ہی نہیں عجب بات ہے نا!

عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کسے پکارتے تھے؟ خود بیمار تھے تکلیفوں میں تھے خود کسے پکارتے تھے؟ جس کو وہ پکارتے تھے میرے بھائی! ہمیں بھی تو اسی کو پکارنا چاہیے نا؟! عجب بات ہے وہ اللہ کو پکارتے تھے ہم اُن کو پکارتے ہیں! (سبحان اللہ)۔

اور اس کی کئی مثالیں ہیں میں نے ایک مثال بیان کی ہے۔

2- دوسری مثال جاہلیت کے زمانے کی بعض اندھیرے جو ہماری امت میں موجود ہیں اُن میں سے قبر پر مساجد اور مزارات کی تعمیر کرنا۔

اس کی کوئی دلیل کسی کتاب کا حوالہ دوں میں یا آنکھوں دیکھے حال ہیں یہ؟ کسی کتاب کا کوئی ذکر چاہتے ہو یا سب دیکھ چکے ہیں؟ کوئی ایسا شخص ہے جس نے کسی مزار کو نہیں دیکھا آج تک؟ سب دیکھ چکے ہیں نا! مزار قبر ہے اوپر مزار تعمیر کیا اور مسجد بھی ہے، لوگ سجدہ بھی کرتے ہیں طواف بھی کرتے ہیں، پکارتے بھی ہیں، قربانی بھی کرتے ہیں، نذر و نیازیں بھی کرتے ہیں! کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟! کرتے ہیں!

یہ زمانۂ جاہلیت کے اندھیروں میں سے ایک اندھیرا ہے جو آج امت میں عام ہو چکا ہے، بچہ بچہ اس اندھیرے سے واقف ہے لیکن عجب بات ہے اس اندھیرے کو نور سمجھ بیٹھے ہیں بعض لوگ!

جانتے ہیں کہ اندھیرے کو نور کون سمجھتا ہے؟ نور کسے نظر نہیں آتا؟ یا اندھیرے کو نور کون سمجھتا ہے دوسرے لفظوں میں؟ اندھے لوگ! اندھے کو نور نظر آتا ہے کبھی؟! وہ اندھیروں ہی کو بیچارا نور سمجھتا ہے اور اسی پر گزارہ کرتا رہتا ہے!

3- جو جاہلیت کی تاریکیوں میں سے ظلمتوں میں سے ظلمت امت میں موجود ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کی آیات کی تحریف کرنا، قرآن مجید کی آیات کی تحریف کرنا، یہ تحریف جو ہے آیات کی دو قسم کی ہے:

(۱) یا تو معنی کی تحریف کرنا یہ عام ہے، امت میں جتنے بھی گروہ ہیں اپنے باطل کو ثابت کرنے کے لیے قرآن کی آیت یا کوئی حدیث پیش کر دیتے ہیں اور آیت کا مفہوم بالکل دور ہے آپ کو کہیں پر آیت کے اندر کوئی ایسا معنی ملے گا نہیں جس سے یہ دلیل بیان کر رہے ہیں تو اس میں معنی کی تحریف کر دی گئی ہے۔

(۲) اسی طریقے سے لفظ کی تحریف بھی امت نے کی ہے عجب بات ہے! اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے یعنی اللہ نے حفاظت کی ہے قرآن مجید کی اس میں آکر اگر زیر زبر میں بھی فرق ڈالتے ہیں نا تو انسان پکڑا جاتا ہے۔

ایک یہودی نے تورات کی تحریف کر کے نسخے لکھے اتنے بکے اتنے بکے کہ بڑا مالا مال ہو گیا بڑا خوش ہوا، اُس نے انجیل میں پھر تحریف کر کے نسخے لکھے بڑے بکے، اور پھر اس نے کہا کہ یہ تو پھر بڑا اچھا کام ہے بھئی تھوڑا تحریف تبدیل کر دیں لوگ بڑا پڑھتے ہیں! زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر بیٹھا جو بھی پیسے کمائے تھے سارے اس نے ایک اگلے پراجیکٹ میں لگا دیئے کہ قرآن مجید کا نیا نسخہ لکھا تھوڑی تبدیلی کے ساتھ اُس کا ایک بھی نہیں بکا اور سارے کا سارا اس کا پیسہ ضائع ہو گیا!

میرے بھائی! قرآن مجید میں زیر زبر کی تبدیلی بھی کوئی بھی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا!

دیکھتے ہیں آپ پڑھتے ہیں عرب ہے عجم ہے کہیں کا بھی ہو جو قرآن مجید پڑھنا جانتا ہے نا آپ امام قرأت کر رہا ہے تھوڑی غلطی کرتا ہے کتنے لوگ پیچھے بولتے ہیں اسے ٹیڑھا پڑھنے دیتے ہیں؟! کوئی غلطی کرنے دیتے ہیں؟! سوال نہیں پیدا ہوتا! چھوٹا بچہ بھی دَس سال کا کھڑا ہو کر وہ بھی اس کو فوراً لقمہ دے گا کہ قرآن پڑھنا ہے تو سیدھا پڑھو ورنہ نہ پڑھو (سبحان اللہ)۔

لیکن عجب بات یہ ہے کہ آج ایسے لوگ بھی امت میں موجود ہیں جو قرآن مجید کے لفظ کی تحریف بھی کر چکے ہیں بالکل یہودیوں کی مشابہت!

یہودیوں کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تم بیت المقدس میں داخل ہو سجدے کی حالت یعنی سر جھکا کر (اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے نا) اور کہو ''حُطَّ عنا خطايانا'' کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ معاف کر دو (سر جھکا کر جاؤ اور زبان سے کہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کر دو)۔

یہودیوں کا ذرا دیکھیں طریقہ یعنی ہٹ دھرمی کی انتہا بد تمیزی کی انتہا! پشت کے بل بیٹھ گئے اور پشت کے بل یوں گھسیٹتے گئے اور کہتے ہیں: حِطَّة کی جگہ حِنطَّة۔

حِنطَّة کہتے ہیں گندم کو۔

﴿حِطَّةٌ﴾ (اے اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ معاف کر دو) (البقرة:58)۔

حِطَّة اور حِنطَّة میں کیا فرق ہے؟

"حِطَّة، حِنطَّة" نون زیادہ ہے نا: حاء، طاء، تاء مربوطہ: حِطَّة ہے؛ حاء، نون، طاء، تاء مربوطہ حِنطَّة ہے، حِنطَّة گندم کو کہتے ہیں۔

تو جو حکم دیا گیا اس کی ڈبل مخالفت کی! اگرچہ ایک مخالفت بھی کافی تھی نا اللہ کے حکم کی مخالفت ہو رہی ہے ہٹ دھرمی دیکھیں آپ کہ پشت کے بل بیٹھ گئے اور یوں گھسیٹتے گئے اور یہ کہہ کر گئے: ''حِنْطَةٌ فِي شَعِيرَةٍ'' (اے اللہ تعالیٰ! ہمیں بس رزق کی ضرورت ہے پیٹ کی ہمیں ضرورت ہے یہ ہمارا پیٹ بھرا رہے یہ کافی ہے ہمارے لیے)۔

غرض یہ نہیں تھا کہ ہمیں پیٹ کی ضرورت ہے غرض یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی تحریف کرنا لازمی ہے (نعوذ باللہ)، دلوں پر مہریں لگ گئیں!

معتزلہ آئے جو کلمہ پڑھنے والے ہیں معتزلہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے) (طٰہٰ:5)۔

اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ عرش پر مستوی ہے۔

معتزلہ نے کہا نہیں! اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہوگا تو سمت لازم آتی ہے عقل ہماری مانتی نہیں ہے اور ہم شریعت کو تولتے ہیں عقل پر ہماری عقل جو مان لے گی وہ دین ہے، جو عقل نہیں مانتی وہ دین نہیں بن سکتا ہمارا چاہے اللہ کا فرمان ہی کیوں نہ ہو، چاہے اللہ کا پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کیوں نہ ہو ہماری عقل آگے ہے شریعت اُس کے بعد ہے، ہم تولتے ہیں پھر عمل کرتے ہیں!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں عرش پر مستوی ہوں؛ کہتے ہیں: اصل میں استویٰ کا معنی استولیٰ ہے۔

استویٰ اور استولیٰ میں کیا فرق ہے؟ استولیٰ یعنی قابض ہوا۔

استولیٰ اور استویٰ کیا زیادہ ہے؟ لام زیادہ ہے۔

یہودیوں نے کیا زیادہ کیا؟ نون۔ انہوں نے کیا زیادہ کیا؟ لام۔

فرق ہے دونوں میں وہ یہودی تھے اس لیے بُرے تھے یہ کلمہ پڑھتے ہیں اس لیے اچھے ہیں؟!

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دونوں بُرے ہیں قانون ایک ہے اللہ تعالیٰ کا۔

اور عجب بات ہے معتزلہ تو مر مٹ گئے نا آج بھی موجود ہیں قرآن مجید کے لفظوں کی تحریف اور معنی کتنے ہیں میں نے پہلے بتائے ہیں عام ہیں، لفظوں کی تحریف کرنے والے بھی آج موجود ہیں۔

"**المهند على المفند عقائد علماء ديوبند**" میں یہ لفظ ابھی کھول کر دیکھ لیں آپ کہ استویٰ کے معنی میں سے استولیٰ بھی علماء نے بیان فرمایا ہے کہ یہ بھی درست ہے۔

میں ایسی کوئی خیالی بات نہیں کر رہا کسی ایک شخص کی بات نہیں کر رہا جس کو ہم جانتے نہیں ہیں، خلیل احمد سہارنپوری صاحب نے کتاب لکھی ہے "**المهند على المفند عقائد علماء ديوبند**" یہ دیوبندیوں کے عقیدے کی کتاب ہے؛ دیکھیں بات کرنا پھر تلخ لگتی ہے نا سچ تو کڑوا ہوتا ہے!

بعض لوگ کہتے ہیں "کہ ان کو کچھ آتا نہیں ہے صرف لوگوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں"۔

بھئی اپنے آپ کو درست کرونا! جب تک ٹیڑھے رہیں گے تو پھر بات بھی ہوگی، نکال دیں اُس کتاب سے کہہ دیں یہ غلطی ہوئی ہے کیا جاتا ہے قرآن مجید ہے جو تبدیل نہیں ہو سکتا؟! کیوں بھئی غلطی ہو جاتی ہے کہ نہیں انسانوں سے؟! بشر سے غلطی ہوتی ہے نا کہہ دو ہمارے امام سے غلطی ہوئی ہے ہم یہ نہیں مانتے ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے یہ ہمارا ایمان ہے استویٰ استویٰ ہے استولیٰ نہیں ہے۔

کاش! کہ کہہ دیتے، نہ معتزلہ نے اپنے آپ کو درست کیا، نہ اُشاعرہ ماتریدیہ نے، اور نہ آج یہ دیوبندی کر رہے ہیں۔

کیوں؟ کیونکہ وہ خود کہتے ہیں کہ ہم اصول میں اُشعری ماتریدی ہیں؛ اسی "**المهند على المفند عقائد علماء ديوبند**" میں خود کہتے ہیں ابتداء میں مقدمے میں اپنا انٹروڈکشن (Introduction) کراتے ہوئے تعارف کراتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم فروع میں حنفی ہیں اصول میں اُشعری ماتریدی ہیں۔

تو پھر یہ تو ہونا ہی تھا!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (البقرة:20): اب قدیر کا معنی معروف ہے کہ نہیں؟

"قدیر": ایک قادر ہے ایک قدیر ہے صیغہ مبالغہ ہے تاکہ کسی کو شک نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ نہیں۔

پھر تیسرا مقتدر بھی ہے قرآن مجید میں؛ "قادر، قدیر، مقتدر" کسی کو شک ہے مقتدر بھی ہے جو اس میں زیادہ حروف ہیں تو زیادہ معنی ہے یہ قاعدہ ہے عربی زبان میں۔ دیکھیں معنی تو ایک ہے قدرت کے تعلق سے بات ہو رہی ہے نا اور قادر کی ضد ہے عاجز، ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کہتے ہیں: ﴿إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾: یعنی "اِنَّ اللّٰہ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَوِي"۔

قدیر کا ترجمہ جو ہے وہ قوی میں کرتے ہیں قدیر میں کیوں نہیں کرتے بھئی؟! کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر نہیں ہے۔

کیوں ہر چیز پر قادر کیوں نہیں ہے؟! وہی معتزلہ عقل والی بات کیوں؟ کہتے ہیں: عقل نہیں مانتی، اللہ تعالیٰ بعض ایسی چیزیں پیدا نہیں کر سکتا جن کا وجود ہی نہیں ہے۔ کیسے؟ کہ لمبا چھوٹا انسان ایک وقت میں پیدا کرنا ممکن ہے؟ نہیں ممکن اس لیے اللہ پیدا نہیں کر سکتا، ایک وقت میں دبلا پتلا اور موٹا انسان اللہ نہیں پیدا کر سکتا، اللہ جھوٹ نہیں بول سکتا (سبحان اللہ)۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور یہی کافی ہے ہر مسلمان کے لیے ﴿إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾: عقل مانتی ہے نہیں مانتی ہے، سمجھتی ہے نہیں سمجھتی ہے، اندھی ہے لولی ہے لنگڑی ہے، تندرست ہے کوئی بھی ہو مومن کے ایمان کا یہ تقاضہ ہے کہ وہ دو لفظ کہے "آمنّا وصدّقنا" بس!

میں یہ مثال دے رہا ہوں کہ آج کے زمانے میں ایسے لوگ بھی ہیں جو صرف معنی کی نہیں لفظ کی تحریف اور تبدیلی بھی کرتے ہیں!

قرآن مجید میں کہیں نہیں ملے گا ''اِنَّ اللهَ عَلٰي كُلِّ شَیْءٍ قَوِي'' اٹھا کر دیکھیں قرآن مجید، لیکن کئی مرتبہ ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ﴾ کتنی مرتبہ ہے۔

قوی عربی کا لفظ ہے کہ نہیں؟ اگر قوی کا معنی قدیر کا ہوتا تو اللہ تعالیٰ خود بیان کرتا یا ہمیں ضرورت پڑتی کہ کوئی چودھویں صدی میں ایک ڈاکٹر صاحب آکر ہمیں بتائیں گے کہ قدیر کا معنی قوی ہے؟!

محتاج تھے نا ہم چودہ سو سال جو ہیں کوئی آکر ہمیں سمجھاتا کہ قدیر کا معنی قوی بھی ہوتا ہے! ہم تو جاہل تھے اب تک ہمیں پتہ ہی نہیں تھا کہ قدیر جو ہے وہ قوی بھی ہوتا ہے اور یہاں پر اللہ تعالیٰ قوی بیان کرنا چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے قدیر بیان کر دیا ! عجب بات ہے واللہ!

4-اسی طریقے سے چوتھی مثال چوتھا اندھیرا جاہلیت کا جو آج کے زمانے میں بھی موجود ہے جادو کا عام ہونا۔

"السحر" یہودیوں کا طریقہ تھا آج مسلمان گھرانوں میں جادو، تعویذ گنڈے عام ہو چکے ہیں میرے بھائیو! (إلّا من رحم الله سبحانه وتعالیٰ)۔

ہر چھوٹی بات پر جادوگر کے پاس! مرغی چوری ہو گئی ہے جادوگر کے پاس جانا ہے، مرغی کی قیمت تین سو ہے جادوگر کو پانچ سو دے کر آتے ہیں لیکن جادوگر کے پاس جانا ضروری ہے! (سبحان اللہ)۔

لوگوں کے دل کہاں ہیں؟! بھئی چوری ہو گئی ہے نہیں ہوتی چوری کسی کی؟! تکلیف ہو گئی ہے، کوئی بیماری ہو گئی ہے کچھ ہو گیا ہے اس کا ایک شرعی طریقہ ہے جاؤ شرعی طریقہ اختیار کرو پولیس میں کمپلینٹ (Complaint) کرو ملتی ہے نہیں ملتی قسمت ہے آپ کی لیکن ایک شرک اور کفر کا راستہ اختیار کرنا! جادوگر کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرنا کفر ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، تصدیق نہیں کرتے تو چالیس دن کی نماز نہیں۔ بعض لوگ جاتے ہیں ناشغلیہ جاتے ہیں دیکھتے ہیں جادوگر کرتا کیا ہے، کئی لوگ جاتے ہیں چوری کسی کی ہوئی ہے دو سہیلیاں اور بھی ساتھ چلی جاتی ہیں (پڑوسن)، ایک جس نے تصدیق کی وہ تو کافر ہے، جس نے تصدیق نہیں کی چالیس دن کی نماز نہیں۔ تو ایسا عمل کرنے کی ضرورت ہے! دنیا بھی گئی چوری تو ویسے ہو گئی اب ایمان بھی گئے! (سبحان اللہ)؛ یہ کہاں کا انصاف ہے میرے بھائیو!

5- پانچویں نمبر پر جو آج امت میں جاہلیت کے زمانے کے اندھیروں میں سے ایک اندھیرا موجود ہے کون سا ہے؟ اندھی تقلید۔

مشرکین عرب کیا کہتے تھے ؟ جو ہمارے باپ دادا کرتے ہیں وہ ٹھیک ہے ہمیں اور کچھ نہ بتائیں۔ کیوں ؟ کیونکہ وہ ہمارے باپ دادا تھے وہ غلط ہو سکتے ہیں ! اتنے تجربے کار لوگ غلط ہو سکتے ہیں ! وہ نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ اُن کی مخالفت کرنے والا نبی کیوں نہ ہو ،اُس کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کا نور کیوں نہ ہو لیکن جو باپ دادوں کا راستہ ہے وہ ہم نہیں چھوڑ سکتے، ہمارے بزرگوں کا راستہ ہے یہ غلط ہو نہیں سکتا، ہمارے اماموں کا راستہ ہے یہ غلط ہو نہیں سکتا۔ اور آج کل امت میں کتنے ایسے لوگ ہیں واللہ ! حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھول کھول کر بیان کی جاتی ہے بالکل واضح الفاظوں میں، کہتے ہیں: "ہمارے امام نے تو یوں کہا ہے، نہیں ! ہمارے امام نے تو یوں کہا ہے" (سبحان اللہ)۔

اصول کرخی میں کاش ! کہ اس کتاب میں سے یہ اصل نکال دیتے کیا جاتا ہے بھئی کسی عالم نے لکھ دیا ہے وہ دین بن گیا ! واللہ آج بھی پڑھایا جاتا ہے ! حنفی مدارس میں اصول کرخی آج بھی پڑھائی جاتی ہے اور اس اصل کو بھی پڑھایا جاتا ہے کہ اگر کوئی آیت ہمارے امام کے قول سے ٹکرا جائے تو آیت ہی منسوخ ہے ! اللہ کا فرمان ہی منسوخ ہے ! اگر کوئی حدیث ٹکرا جائے تو وہ حدیث منسوخ ہے یا مرجوح ہے ! یہ اندھی تقلید نہیں تو کیا ہے ؟ ! کیا فرق ہے اس میں اور اُس زمانۂ جاہلیت میں جب یہ لوگ کہتے تھے کہ ہمارے باپ دادا بزرگ جو کہتے ہیں وہ حق ہے بس بات ختم ہے ! إنا لله وإنا إليه راجعون: یہ کہہ سکتے ہیں اور کیا کہہ سکتے ہیں ! میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج کو سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمارے زمانۂ جاہلیت سے دور فرمائے ہماری امت کو جاہلیت کے ہر اندھیرے سے پاک فرمائے (آمین)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (05. جاہلیت کا زمانہ کے بعض اہم پیغام) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio